تحقیقی مجلہ ارمغانِ سرحد

جلد ۱، شمارہ ۱، جنوری تا جون ۲۰۲۴ء (Vol:1, Issue:1, 2024) **(Research Journal: Armaghan-e-Sarhad)**

شعبہ اردو، سرحد یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، پشاور

ادھوری پرواز: مغرب کا ایجنڈا سیٹنگ اور پاکستانی قوم کا المیہ

Adhoori Parwaaz: Western Agenda-Setting and the Tragedy of the Pakistani Nation

ڈاکٹر طاہرہ غفور

(لیکچرر اُردو) گورنمنٹ گریجویٹ کالج سیٹلائٹ ٹاؤن، راولپنڈی

Dr. Tahira Ghafoor

(Lecturer Urdu) Government Graduate College Satellite Town Rawalpindi

Abstract:

The concept of agenda-setting posits that media plays a crucial role in shaping public perception by prioritizing specific narratives and influencing the collective stance. This phenomenon has gained significant attention, particularly in the post-9/11 era, where it has been used as a tool to advance particular agendas in developed nations. Through broad and complex frameworks, media channels have steered public discourse and guided societal priorities.In the 21st century, the agenda-setting theory has increasingly been applied to the Muslim world, affecting critical areas such as politics, economics, sociology, and cultural identity. This manipulation of media narratives has often led to adverse outcomes, a theme explored in Syed Hassnain Haider's novel, dedicated to the countless innocent lives lost in the so-called war on terror.

Haider's novel, *Adhori Parwaaz*, offers a profound critique of post-9/11 media strategies that have perpetuated misunderstandings and hostility, particularly towards Muslims residing in America. The novel sheds light on the fabricated narratives used to justify unjust treatment and vilification of this community. By dissecting these constructed conflicts, the author underscores how the media has contributed to the widening chasm of mistrust between the West and the Muslim world. The novel ultimately calls for the promotion of truth, peace, and

human solidarity, while challenging the political forces that exploit hatred for their own interests.

Keywords: Adhori Parwaaz, profound, hostility, community, Muslim, solidarity

ایجنڈا سیٹنگ کا مطلب ہے کہ عوام میں کسی خاص سوچ یا نظریے کی اعانت کی جائے اور اسے دنیا میں لوگوں کے دلوں میں ثبت کر دیا جائے۔ اس میں یہ تعین کیا جاتا ہے کہ ابلاغ عامہ کے ذریعے ناظرین کی سوچ پر کیسے اثر انداز ہوا جا سکتا ہے۔ یہ تنظیمی ڈھانچے کے ذریعے اپنا مدعا آگے بڑھاتا ہے۔ اکیسویں صدی میں ترقی یافتہ مملک کا ابلاغ عامہ اور ایجنڈا سیٹنگ زیادہ وسیع اثرات مرتب کرنے کا حامل ہوا ہے۔ اس کا اظہار نائن الیون کے بعد واضح طور پر پرکھا گیا ہے۔ ایجنڈا سیٹنگ مختلف موضوعات مثلاً سیاست، معیشت، سماجیات اور تہذیب و ثقافت کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ اکیسویں صدی میں میڈیا ایجنڈا سیٹنگ مسلم قوم کے خلاف منفی استعمال ہوا ہے۔ ادھُوری پَرواز سید حسنین حیدر کا ناول ہے جس کا انتساب ان لاکھوں بے گناہ انسانوں کے نام ہے جو نہام نہاد دہشت گردی کے خلاف جنگ کی بھینٹ چڑھا دیے گئے۔ ناول Occidentalism کے عمیق مشاہدے اور ٹھوس معلومات کی بنیاد پر تخلیق کیا گیا ہے۔ ناول "نائن الیون کے بعد" امریکہ میں مقیم مسلمانوں کے ساتھ روا رکھا گیا ناروا سلوک، نفرت اور دہشت گردی کے الزام کا احاطہ سیاسی حقائق کی بنیاد پر کیا ہے۔ اس ناول کی خوبی یہ ہے کہ مصنف نے پاکستانیوں کے بارے میں امریکہ میں موجود خلیج، غلط فہمیوں اور نفرت کو امریکہ کا خود ساختہ مسئلہ بنایا ہے جس میں امریکہ نے سچ سے قطع نظر کر لیا ہے۔ ادھوری پرواز کا پیغام دنیا بھر کے انسانوں کے درمیان پیار و محبت اور ہمدردی کو فروغ دینا ہے اور ایسے سیاسی عناصر کی نشاندہی کرنا ہے جو اپنے ذاتی مفاد کے لئے انسانوں کے درمیان نفرت پھیلاتے ہیں جو دہشت گردی کا سبب ہیں۔

غلام نبی تو نیویارک آیا تھا جہاں سے اس نے اپنی زندگی کا نیا سفر شروع کرنا ہے۔ یہ ایسا شہر تھا جو اس کا ڈریم لینڈ ہے لیکن نیویارک اب اس کی زندگی کا ایک ناقابل فراموش باب بن گیا تھا۔ اس شہر میں آکر اس نے اپنا سب کچھ کھو دیا ہے، اپنا ماضی، خاندان، محبتیں، شناخت، زندگی کے خوبصورت لمحات اور اچھے انداز سے جینے کی امنگ، سب کچھ نیویارک کی روشنیوں کی چکا چوند میں گم ہو گیا۔ اس شہر نے اس کا سب کچھ اچھا اور مثبت چھین کر صرف ایک نیا نام دیا تھا ”دہشت گرد“۔ یہ نام جو اس کی زندگی اور خوشیوں کے ساتھ جونک کی طرح چمٹ گیا تھا، اس نے ہر قدم پر اس کا تعاقب کیا ہے امریکہ دہشت گردی کا نام لے کر کسی بھی ملک پر حملہ کر دیتا ہے۔ امریکہ کے پاس دہشت گردی کی کسی طرح کی بھی کوئی تعریف نہیں ہے۔(1)

ایجنڈا سیٹنگ سماجی مطالعات کے بارے میں نظریہ ہے۔ اس میں عوامی ذہن سازی کے حوالے سے کچھ پیش گوئیاں کی گئی ہیں اور بتایا گیا ہے کہ ابلاغ عامہ ناظرین پر بھرپور طریقے سے اثر انداز ہوتا ہے۔ ابلاغ عامہ کے ذریعے کوشش کی جاتی ہے کہ ناظرین کے خیالات کا رخ اپنے مقاصد کے عین مطابق موڑا جائے۔ بجائے اس بات کے کہ یہ دیکھا جائے کہ ناظرین کیا سوچتے ہیں۔ اس بات کی سعی کی جاتی ہے کہ دراصل انہیں کیا سوچنا چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر کسی مقصدی نظریے کو ناظرین کے سامنے بار بار نمایاں طور پر واضح کر کے پیش کیا جاتا ہے اور اس طرح وہ مدعا سامعین میں خود بخود اہمیت اختیار کر لیتا ہے۔

ادھُوری پَرواز میں بھی مغرب کا ایسا ایجنڈا ہے جو امریکی میڈیا نے اپنی عوام کے ساتھ پوری دنیا کے انسانوں پر ثبت کرنے کی کوشش کی ہے کہ صرف امریکہ ہی مظلوم ہے۔ امریکہ ہی حق پر ہے اور امریکی سرزمین پر حملہ ہوا ہے۔ یہ ایجنڈا غلام نبی کے ذریعے بیان ہوا ہے۔ غلام نبی جو اپنی تنگ دستی دور کرنے اور مستقبل کے سہانے خواب کے چکر میں غیر قانونی طریقے سے امریکہ پہنچ جاتا ہے۔ اس کے بعد حالات اس کا ساتھ نہیں دیتے اور ایسا پلٹا کھاتے ہیں کہ برے حالات کی آندھی اسے اپنے ساتھ اڑائے پھرتی ہے۔ جیل سے فرار ہوتا ہے جس کے بعد اس پر امریکی پولیس دہشت گردی کا الزام لگا کر ساری دنیا میں سنسنی پھیلا دیتی ہے۔ ساری امریکی قوم اس بنا پر ڈری ہوئی کہ یہ کتنا خطرناک دہشت گرد ہو سکتا ہے جس کو پکڑنے کے لیے امریکہ کی ساری پولیس کوشش کر رہی ہے اور دہشت گرد گرفتار نہیں ہو سکا ابھی تک۔

ایجنڈا سیٹنگ مطالعہ کی یہ تاریخ ہمیں والٹر لپ مین (Walter Lippmann) کی کتاب پبلک اوپی نین (*Public Opinion*) میں بھی ملتی ہے جو ۱۹۲۲ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس کتاب کے ایک باب "The world outside and the picture in our heads" میں ایجنڈا سیٹنگ کی اصطلاح استعمال کیے بغیر والٹر لپ مین جو نظریہ پیش کرتے ہیں اسے آج ہم ایجنڈا سیٹنگ کا نام دیتے ہیں۔ لپ مین کے نزدیک عوامی مطمع نظر مصنفین، مدیران اور ناشران کی پیش کردہ تحریروں کے مطابق ترتیب پاتا ہے۔

لپ مین نے جو نظریہ پیش کیا اسے بنیاد بنا کر ڈونلڈ شا اور میک کومب نے ایجنڈا سیٹنگ تھیوری پیش کی۔ لپ مین کے مطابق:

> May not be successful much of the time in telling people
> what to think, but it is stunningly successful in telling it's

readers what to think about. The world will look different

to different people.[2]

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ملک میں ابھرنے والے مسائل جن میں منشیات اور دہشت گردی جیسے بڑے بڑے جرائم اہمیت کے حامل ہیں۔ ان مسائل کو ابلاغ عامہ کے ذریعے ہوا دی جاتی اور انھیں سیاسی وابستگیوں سے وابستہ کر دیا جاتا تھا۔ جس سے کسی خاص پارٹی کے بارے میں منفی رائے پیدا کی جاسکتی تھی۔

ناول میں غلام نبی کے معمولی جھگڑے کو بھی سیاسی ایجنڈا بنا کر پیش کیا ہے۔ غلام نبی کو ابتدائی تفتیش کے بعد خفیہ پولیس والوں کے حوالے کر دیا گیا حالانکہ کوئی ایسا مشکوک کیس نہیں تھا۔ لیکن صرف مسلمان اور پاکستانی ہونے کی بنا پر ایسا کیا گیا۔ ان کے تیوروں سے واضح محسوس ہوتا ہے کہ پولیس والے غلام نبی کو ضرور دہشت گرد ثابت کریں گے۔ نائن الیون کے بعد پاکستان، امریکی قانون کے مطابق ان ممالک کی فہرست میں شامل تھا جن کے شہریوں کو امریکہ میں رہائش کے دوران اپنی رجسٹریشن بھی کرانا پڑی اور اس کام کے لیے پاکستان کے سابق وزیر خارجہ خورشید محمود قصوری کو باقاعدہ امریکہ جانا پڑا، لیکن بے سود۔ یہ امریکی قانون ہندوستان کے شہریوں پر لاگو نہیں ہوتا تھا۔ پاکستان ایسی جنگ میں امریکہ کا اتحادی تھا جس کو کوئی جواز نہ تھا لیکن پھر بھی پاکستانی، امریکی نئے قانون کے مطابق مشکوک اور دہشت گرد تھے۔ غلام نبی کو جیل میں تشدد کا نشانہ بنا کر مجبور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کی وہ اپنے دہشت گرد ہونے کا اعتراف کرلے۔ غلام نبی کا یہی قصور تھا کہ وہ پاکستانی مسلمان ہے "مغربی معاشرہ۔۔۔ سے خوفزدہ ہے جبکہ وہ اپنے مذہب کی اتنی ہی غالب اور متشددانہ بنیاد پرستی سے خطرہ محسوس نہیں کرتا ہے۔ اس وجہ سے مغربی لوگوں کا اپنے ملکوں میں رہنے والے مسلمانوں کے حوالے سے رویہ یقیناً متاثر ہوا ہے۔"(3)

میک کومب اور ڈونلڈ شا کا شمار ان اولین ناقدین میں ہوتا ہے جو دلائل سے ثابت کرتے ہیں کہ ابلاغ عامہ کی نادیدہ قوتیں عوامی رائے بنانے میں بھرپور کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ شہادتیں دوسرے سماجی نظریات میں معیاری اعتبارات کی حامل ہیں۔ اس سے ملتا جلتا نظریہ ایک اور سکالر جی۔ آر۔ فنک ہاؤسر (G.R.Funkhouser) نے بھی پیش کیا جو میک کومب اور ڈونلڈ شا کے نظریے سے ملتا جلتا ہے اور یہ اسی زمانے میں پیش کیا گیا جب میک کومب اور ڈونلڈ شا اپنی تھیوری پیش کر رہے تھے۔ ان تینوں سکالرز (جی۔ آر۔ گن ہاؤسر، میک کومب، ڈونلڈ شا) نے اپنے نظریے کے حاصلات ایک ہی اکیڈمک کانفرنس میں پیش کیے۔

ایجنڈا سیٹنگ تھیوری کے اثرات کا جائزہ لینے کے لیے تین ماڈلز پیش کیے گئے ہیں۔

ا۔ آگہی کا پیمانہ(Awareness Model)

۲۔ فوقیت کا پیمانہ(Priorities Model)

۳۔ نمائندگی کا پیمانہ(Salience Model)(4)

زیادہ تر تحقیقات اسی بنیاد پر ہوئی ہیں کہ خبروں میں زیادہ دیر رہنے والا موضوع بحث عوام کے ذہنوں کی آب یاری کس طرح کرتا ہے۔ این۔ آر۔ گیتی(N.R.Gaiti) کے مطابق زیادہ تر ایجنڈا اسیٹنگ کی تحقیقات درج ذیل زاویۂ نظر کی بنیاد پر ہیں۔

ا۔ اخبارات اور دیگر ذرائع ابلاغ حقیقت کی عکاسی نہیں کرتے۔ ابلاغ عامہ اہم عوامی تنازعات کو ہو بہو پیش نہیں کرتا بلکہ وہ حقیقت کی حسبِ منشا کانٹ چھانٹ کرتا ہے جن سے ان کی نوعیت بدل جاتی ہے۔

۲۔ ابلاغ عامہ جن عوامی قضیوں کو زیادہ اہمیت دیتا ہے وہ عوام میں بھی زیادہ اہمیت حاصل کر لیتے ہیں۔

۳۔ ابلاغ عامہ مخصوص ایجنڈا کے تحت مخصوص تنازعات پر توجہ مرکوز کروانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

۴۔ ابلاغ عامہ چند تنازعات پر توجہ مبذول کرواتا ہے اور عوام کو باور کراتا ہے کہ یہ تنازع دوسرے تنازعات کی نسبت زیادہ اہم ہے۔(5)

تحقیقات سے ثابت ہوتا ہے کہ مندرجہ ذیل پیش نامے ایجنڈا اسیٹنگ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

ا۔ پالیسی ایجنڈا اسیٹنگ یا سیاسی ایجنڈا اسیٹنگ(Policy Agenda Setting)

۲۔ میڈیا ایجنڈا اسیٹنگ یا ایجنڈا کی تعمیرِ نو(Meida Agenda Setting)

۳۔ حاضرین کا ایجنڈا اسیٹنگ(Audience Agenda Setting)۸(6)

پالیسی ایجنڈا اسیٹنگ امریکہ کا سیاسی ایجنڈا تھا جس میں مسلم قوم کو ملزم بنا کر پیش کیا گیا۔ اس کی تصویر کشی امریکی جیل میں کی گئی ہے۔ جیل میں ڈاکٹر نے غلام نبی کو بتایا کہ اس نے جیل میں ایک امریکی شہری ''پریڈو'' سے لڑائی کی ہے جس کی وجہ سے اس پر باقاعدہ مقدمہ چلا کر سزا دینے کا منصوبہ تیار کیا جا رہا ہے۔ اس نے ایک امریکی شہری پر ہاتھ اٹھایا ہے۔ اس میں بھی غلام نبی کا کوئی قصور نہ تھا اور لڑائی میں بھی پہل پریڈو نے کی تھی جیسے افغانستان پر امریکہ نے حملہ کیا ایسے ہی پریڈو نے غلام نبی سے لڑائی چھیڑ دی جس میں امریکی پولیس کی شرارت بھی شامل ہے۔ سزا کے خوف سے غلام نبی جیل توڑ کر بھاگتا ہے۔ یہ نیویارک تھا جو تیسری دنیا کے غلام نبی کی غربت پر ہنس رہا ہے، جس کو نوجوان ''ڈریم لینڈ'' کہتے ہیں اسی ڈریم لینڈ پر اب غلام نبی اکیلا اور بے یار و مددگار پڑا ہے۔ خطرہ بڑھ گیا تھا کیونکہ اس کی

تلاش میں امریکہ کی ساری پولیس سڑکوں پر آ گئی۔ سڑکوں پر اچانک سائرن گونجنے لگے۔ سارے امریکہ میں ایک سنسنی پھیل گئی۔ پولیس والوں کے ساتھ ایک کتا بھی تھا۔ پولیس کی گاڑیوں کی قطاریں لگ گئیں۔ غلام نبی نے اعلان سنا:

> دو گھنٹے پہلے ایک خطرناک دہشت گرد پولیس کی حراست سے فرار ہو گیا ہے جس کے بارے میں ہمارا اندازہ ہے کہ پاکستان سے آنے والا وہ شخص کسی خطرناک شدت پسند گروہ سے تعلق رکھتا ہے اور ہمیں شبہ ہے کہ وہ فرار ہونے کیلئے کسی ٹرک کو استعمال نہ کرے لہٰذا تمام ڈرائیور پولیس کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اپنے ٹرکوں کی تلاشی دلوائیں تاکہ لاکھوں لوگوں کی زندگیوں کو بچایا جا سکے اور اس دہشت گرد کے فرار سے امریکہ کی سیکورٹی خطرے میں پڑ گئی ہے۔(7)

میک کومب اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ یہ نوعیتیں ایجنڈا سیٹنگ پر کیسے اثر انداز ہوتے ہیں۔ پالیسی ایجنڈا سیٹنگ یا سیاسی ایجنڈا سیٹنگ پر خود مختار متغیرات اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ پالیسی بنانے والے اشرافیہ سیاسی ایجنڈا سے کیسے متاثر ہوتے ہیں۔ تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ پالیسی بنانے والے اس ایجنڈے کو خود مختار متغیر کے طور پر برتتے ہیں۔

میڈیا ایجنڈا سیٹنگ کا ماڈل اس بات پر توجہ مرکوز کرواتا ہے کہ ابلاغی ایجنڈا کون کون سے عناصر سے متاثر ہوتا ہے۔ تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ ابلاغی ایجنڈا تابع متغیر کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

عوامی ایجنڈا (Public Agenda) کے مطالعات روایاتی مفروضے پر مبنی ہیں۔ اس میں جائزہ لیا جاتا ہے کہ حاضرین یا عوام کا ایجنڈا کن کن عوامل سے زیادہ متاثر ہوتا ہے جیسا کہ ذاتی، مذہبی اور ثقافتی اقدار میں سے کون سی وجوہات خود مختار اور کون سے تابع متغیر کے طور پر سامنے آتی ہیں۔ عوامی ایجنڈا بھی ایک تابع متغیر عنصر ہے۔

ادھوری پرواز میں ایجنڈا سیاسی بنیاد پر کیا گیا ہے۔ جس میں مشرقی اقدار کو انسانی حقوق کا مسئلہ بنا کر پیش کیا ہے۔ غلام نبی پر بھی مسلمان ہونے کی بنا پر الزام لگایا جاتا ہے کہ غلام نبی ایک انتہائی خطرناک دہشت گرد ہے۔ ایسا جھوٹا اور ناقابل برداشت الزام کو سن کر غلام نبی کو ایسا محسوس ہوا جیسے کسی زہریلے جانور نے ڈنک مار دیا ہے۔ پاؤں سے سر تک اس کے وجود میں سرد لہریں دوڑتی چلی گئیں۔ یہ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ نیویارک اس کے ساتھ ایسا مذاق کرے گا۔ وہ یہ سوچ کر جیل سے بھاگا تھا کہ چند دن کی تلاش کے بعد پولیس صبر کر لے گی اور اس کے بعد وہ کوئی کام ڈھونڈ کر باقی کی زندگی آرام سے گزارے گا۔ غلام نبی کو اندازہ نہیں تھا کہ امریکی حکام نے گیارہ ستمبر کے دن کو کس طرح ذہنوں میں پیوست کیا ہے۔ اسی پروپیگنڈہ اور بوکھلاہٹ کی بنیاد پر غلام نبی کے فرار کی کڑیاں بھی دہشت گرد اور دہشت گردی سے ملا دیں۔ یہ بات اس کے گھر والوں کے لئے بھی مصیبت بن سکتی ہے اور اگر امریکی حکام کا حکم ہوتا تو

پاکستان میں بھی اس کے گھر کے افراد کو دہشت گرد کہہ کر امریکہ کے حوالے کیا جاسکتا ہے۔ایسے معاملات میں کسی قسم کی کوئی معافی نہیں ہوتی مغربی میڈیا سے بس الزام لگنے کی دیر ہوتی ہے جس کی منصوبہ بندی پہلے سے ہی طے کی ہوتی ہے۔

ان مطالعات کے نتائج سے معلوم ہوا کہ ابلاغ عامہ خیالات کے تعلق کی نوعیت اور باہمی اقدار کو ظاہر کرتا ہے۔ سیاسی، معاشی اور ثقافتی متعصب رویوں سے ہٹ کر نشرواشاعت سے تعلق رکھنے والے افراد کا خیال ہے کہ خبریں تفریح کی صورت اختیار کر گئی ہیں۔ صحافی بجائے اس کے کہ خبروں کے ذریعے عوام کو ضروری معلومات فراہم کریں، اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ عوامی مسائل کو سنسنی خیز اور تحیر آمیز شہ سرخیوں سے مزین کر کے پیش کیا جائے۔ ایسے ممالک جو زیادہ سیاسی اثر ورسوخ رکھتے ہیں، ان کا میڈیا بھی وسیع تشہیر کا حامل ہوتا ہے۔ معاشی وسائل، تکنیکی مہارتیں، بیرونی تجارت اور دفاعی اخراجات ایسی اہم وجوہات ہو سکتی ہیں جو عدم مساوات کی وضاحت کرتی ہیں ۔اس بات کا احساس سب سے پہلے سیاسی رہنماؤں کو ہوا۔

ادھوری پرواز میں غلام نبی پر جھوٹے الزام کو سنسنی خیز بنا کر پیش کیا تاکہ ساری دنیا میں امریکہ ایجنڈا کی بات سنی جائے اور کوئی مخالفت نہ کریں۔ امریکی پولیس نے غلام نبی کو خطرناک دہشت گرد قرار دیا تو امریکہ میں اخبارات کی مانگ میں یک دم اضافہ ہو گیا۔لوگ جیل سے بھاگنے والے دہشت گرد کے بارے میں پڑھنا اور جاننا چاہتے ہیں۔امریکہ کا کوئی ایسا شہر نہ تھا جہاں غلام نبی کے باگنے کی خبر نہ پہنچی ہو۔امریکی عوام کے لیے یہ حیران کن تھا کہ کوئی کیسے پولیس کی آنکھوں میں دھول جھونک کر فرار ہو سکتا ہے۔ حکومت نے غلط اور جھوٹ پر یقین کر لیا کہ غلام نبی واقعی خطرناک دہشت گرد ہے ۔ریڈیو، ٹیلی ویژن، اخبارات ہر جگہ غلام نبی کی خبریں موجود ہیں۔ ہر سیکنڈ بعد ''بریکنگ نیوز'' چلائی جا رہی ہے۔امریکہ میں تمام شہروں کے حفاظتی اقدامات سخت کر دیے گئے۔ غیر ملکی سفارت کاروں کی کڑی نگرانی شروع ہوگئی۔ کیمیائی حملوں سے بچنے کے لئے احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کے منصوبے بنائے جانے لگے۔ ہوائی اڈوں کو سیل کر دیا گیا۔ تمام بندرگاہیں پولیس کے گھیرے میں ہیں۔ نیویارک میں تمام مشکوک لوگوں کو گرفتار کر لیا گیا جن کی تعداد کئی ہزار ہو گئی۔امریکی پولیس اور ایجنسیوں کی کارکردگی ابھی تک صفر تھی۔ نیویارک ٹائمز میں غلام نبی کے بارے میں جو معلومات شائع کی گئیں وہ حیران کن ہیں:

> نیویارک ٹائمز نے تو اور بھی کمال کر دیا تھا اس نے پولیس سے غلام نبی کی تصویر حاصل کی اور اس سے غلام نبی کے بھیس بدلنے کے ممکنہ خطرے کے پیش نظر پچیس مختلف اقسام کی تصاویر تیار کی

گئیں۔ ان تصاویر میں کہیں اسے داڑھی کے ساتھ دکھایا گیا تھا، کہیں مونچھیں رکھے ہوئے، کہیں اس کا ہیر سٹائل بدلا ہوا تھا، اخبار کے مطابق یہ وہ حلیے تھے جو غلام نبی اپنے بچاؤ کے لئے اختیار کر سکتا تھا یا ماضی میں اختیار کرتا رہا تھا۔ شام تک اخبار کی کاپیاں ملک کے کونے کونے میں اور انٹرنیٹ کے ذریعے دنیا کے ہر حصے میں پہنچ چکی تھی۔ ہر طرف غلام نبی ہی موضوعِ بحث تھا۔ بعض اخبارات نے اسے دہشت گرد گروپ کا سربراہ قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ غلام نبی امریکہ میں کیمیائی حملوں کا منصوبہ لے کر آیا تھا اور پولیس حراست سے فرار ہونے کے بعد اب وہ اس منصوبے پر نہایت آسانی سے عمل کر سکتا تھا۔ ان خبروں نے جہاں امریکی عوام کو پریشان کیا وہیں کاروباری طبقہ بھی بری طرح متاثر ہوا۔ افواہوں اور دہشت گردی کے خطرے کے پیش نظر نیویارک سٹاک ایکسچینج کریش ہو گئی۔ ہزاروں یورپی اور دیگر ممالک کے باشندوں نے اپنے امریکہ کیریز روٹکٹ کینسل کرا دیئے جس سے یہ صرف امریکی فضائی کمپنیوں کو زبردست نقصان اٹھانا پڑا بلکہ امریکی حکومت بھی بھاری آمدنی سے ہاتھ دھو بیٹھی۔ (8)

اس طرح ابلاغ عامہ کے ذریعے پیش ہونے والا تنازعہ اہم حیثیت حاصل کر لیتا ہے۔ اسے قیاسی نظریہ (Schematic Theory) بھی کہتے ہیں۔[۹] نفسیات اور ادراکی سائنس ایسے قیاسی خیالات کے خاکے کی نمائندگی کرتے ہیں جن کے ذریعے مختلف انواع کی معلومات کو منظم کر کے ان کے باہمی تعلق پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

مابعد نائن الیون امریکہ نے سنسنی پھیلا کر اپنے ایجنڈا کو تقویت دی۔ غلام نبی کے بارے میں اعلان قیاسی تھیوری کا حصہ ہے۔ کچھ سیاسی شرپسند عناصر نے اس صورت حال سے فائدہ اٹھایا اور کوشش کی کہ کس طرح پاکستان اور مسلمانوں کا امیج مسخ کیا جائے۔ اس پروپیگنڈہ میں چند دوسرے ممالک بھی شامل ہو گئے۔ اخبارات نے جلتی پر تیل کا کام کیا تو نیویارک میں پاکستانیوں اور مسلمانوں پر حملے شروع ہو گئے۔ دوسرے روز کی خبروں میں غلام نبی کی گرفتاری پر پچاس لاکھ ڈالر کا انعام بھی مقرر کر دیا۔ غلام نبی کو گیارہ ستمبر کا ذمہ دار بھی ٹھہرا دیا گیا اور ایسی نام نہاد جعلی تصاویر بھی اخبارات کی زینت بنتی جن سے ثابت کیا جائے کہ غلام نبی افغانستان میں ٹریننگ بھی حاصل کر چکا ہے۔ اسی لیے امریکی میڈیا اب پاکستان پر تنقید کر رہا تھا اور اس کے کردار کو مشکوک بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ ہر اخبار کی کوشش تھی کہ کس طرح خبر کو سنسنی خیز بنا کر اشاعت راتوں رات کئی گنا بڑھائی جا سکے۔ پاکستان میں کچھ جماعتوں نے اسے مجاہد کہہ کر اس کے حق میں تحریک شروع کر دی۔ پاکستان کا تشخص مسخ ہو رہا ہے۔

ایجنڈا سیٹنگ اگرچہ روایتی طریقہ ہے عام طور پر میڈیا ہی عوامی ایجنڈا سیٹ کرتا ہے۔ اس حوالے سے ضمنی اسباب پر توجہ دلائی گئی ہے اور میڈیا کے حاضرین وسامعین پر مجموعی اثرات اور انفرادی اثرات کا تقابلی تجزیہ بھی کیا جاتا ہے۔ ناظرین کے پہلے سے لاشعوری تعصبات اور متعینات کو میڈیا کو رتیج تنازع کی صورت میں جوڑ کر پیش کرتی ہے۔ اس طرح میڈیا ناظرین کی سوچ بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس حوالے سے ان کی پہلے سے معلومات موجود ہوتی ہیں لہٰذا وہ ایک خاص حد تک ہی میڈیا پر انحصار اور یقین کرتے ہیں۔ اربرنگ، گولڈن برگ اور ملر (Erbring, Golden berg and Miller) کے مطابق:

> People who do not talk about political issues are more subject to agenda-setting influene because they depend more heavily on media content whan those who receive information from other souces, including their colleagues)9and friends.(

۔ میڈیا جس کہانی کو زیادہ زمان ومکاں کے لحاظ سے اہمیت دے، وہی اہم بن جاتی ہے۔ ناظرین کو اس پہلو پر بھی غور کرنا چاہیے کہ ایک خاص واقعہ کس طرح سے ایک تنازعہ بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ متعلقات میں یہ بات کہی گئی ہے کہ کوئی بھی شخص اس وقت تک میڈیا کی پیش کی گئی معلومات میں دل چسپی نہیں لے گا جب تک وہ اس کی ذاتی دل چسپی سے متعلق نہ ہو۔

فریمنگ تھیوری، ایجنڈا سیٹنگ کا ہی ایک حصہ ہے جس میں اس بات پر بحث کی گئی ہے کہ کیسے کوئی بات میڈیا کے ذریعے پُر اثر بنا کر ناظرین کے سامنے پیش کی جاسکتی ہے۔ ایجنڈا سیٹنگ کے دوسرے مرحلے کی دو اہم خاصیتیں ہیں۔ اس میں اثباتی اور جذباتی (Affactive) کیفیات شامل ہیں۔ اثباتی عمل عموماً شخصیت اور فکر کے حوالے سے کام کرتا ہے جب کہ جذباتی عمل چیزوں کے مثبت، منفی اور غیر جانب دارانہ پہلوؤں پر کام کرتا ہے مثلاً میڈیا کسی ایک سیاسی شخصیت کی بھرپور ترجمانی کرتا ہے۔ یہ ایجنڈا سیٹنگ کا پہلا مرحلہ ہے جب کہ اس کے متعلق مثبت، منفی اور غیر جانب دارانہ تاثر پیش کرنا اس کا دوسرا مرحلہ ہے۔ کول مین اور وو (Coleman and Wu) اس بات پر زور دیتے ہیں:

> ایجنڈا سیٹنگ نظریہ تاثراتی نظریے کی پیروی میں سامنے لایا گیا ہے اور ثانی الذکر کو اوّل الذکر کے تجزیے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ تاثراتی نظریے کے تین حصے ہیں۔

ا۔ معلومات ۲۔ رویے۔ ۳۔ سلوک۔ جنھیں سیکھو، سمجھو اور کر گزرو (Learn, feel do) بھی کہا جاتا ہے۔(10)

ان تمام مطالعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایجنڈا سیٹنگ اور فریمنگ دونوں مختلف طرح سے کام کرتے ہیں۔ اگرچہ ان کی منزل ایک ہوتی ہے لیکن منزل تک پہنچنے کا طریقہ کار مختلف ہوتا ہے۔ اس طرح یہ ایک دوسرے کی تکمیل کے لیے معاون کردار ادا کرتے ہیں۔ ان کے اثرات کی بنیاد رسائی پر ہے۔ سیکوفیلی اور ٹیوکس بری(Scheufele and Tweksbury)کے مطابق:

> Agenda Setting effects are based on the accessibility model of information processing. Accessibility can be defined as "how much" or "how recently" a person has been exposed to certain issue. Specifically, individuals try to make less cognitive effort in forming social judgement they are more likely to rely on the information that is easily accessible. ۱۱
>)11(

۔ میڈیا صرف چند ایک اہم موضوعات کو ہی مطمع نظر نہیں بناتا بلکہ اس بات کا بھی جائزہ لیتا ہے کہ عوام آپس میں ان موضوعات پر کسی طرح کی بحث و مباحثہ کرتے ہیں۔ اس کی بنیاد پر میک کومب ایک نیا نظریاتی ماڈل پیش کرتا ہے جس کا نام نیٹ ورک ایجنڈا سیٹنگ ماڈل ہے جسے یہ ایجنڈا سیٹنگ کا تیسرا مرحلہ قرار دیتے ہیں۔ اس نمونے کے مطابق خبر رساں ذرائع مختلف مقاصد کے تحت اکٹھا کام کرتے ہیں اور پھر انھیں عوام کے ذہنوں تک منتقل کرنے کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ بیسوا اور کولی(Besova and Cooley) کی رائے کے مطابق:

> Negative media coverage as opposed to neutral or positive, has greater agenda-setting power which can contribute the formation and perpetuation of stereotypes. For example, the media often portrays foreign countries stereotypically by only covering certain stories concerned with certain

issues….. which likely means viewers do not receive a well-
(12)rounded view of the entire continent.

ادھوری پرواز میں جھوٹ کو فریمنگ تھیوری بنا کر پیش کیا گیا ہے کہ جھوٹ کو اتنا موثر بنا کر پیش کیا جائے کہ کسی پر حقیقت کا گمان تک بھی نہ ہو۔ غلام نبی کے بارے میں نئ خبر گردش میں تھی کہ غلام نبی چھ ماہ گزرنے کے بعد بھی گرفتار نہ ہو سکا جس کا مطلب ہے کہ وہ امریکہ میں اپنے لوگوں کو منظم کرنے میں مصروف ہے۔ اگر اس کو گرفتار نہ کیا جا سکا تو امریکہ کے لئے کوئی بڑی تباہی کا باعث بن سکتا ہے۔ غلام نبی کو میڈیا نے "چھلاوا" کا لقب بھی صادر کر دیا اور کئی حملوں کا ماسٹر مائنڈ بھی۔ اخبار میں یہ بھی بتایا جا رہا تھا کہ غلام نبی امریکہ سے جا چکا ہے جس میں کیوبا اور وینزویلا کا ہاتھ ہے۔ جس کے بعد امریکہ نے اپنے پرانے دشمنوں پر دباؤ ڈالنے کے لئے معاشی پابندیوں اور سنگین نتائج کی دھمکی بھی دی ہے۔ غلام نبی کو ایک اور چیز بھی دہشت گرد ثابت کر رہی تھی "اس کی کمر سے بندھا بیگ اسے "خودکش حملہ آور" ثابت کرنے کیلئے کافی تھا اور مغرب میں خودکش حملہ آور کو دیکھتے ہی گولی سے اڑا دینے کا حکم تھا"[13]

اس میں پولیس کو یہ جاننے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے کہ یہ بیگ اٹھانے والا شخص کتنا شریف شہری ہے۔ بعد میں اگر معلوم ہو جائے کہ یہ تو واقعی شریف شخص تھا تو امریکہ معمولی سی "سوری" کہہ کر کام چلاتا اور کوئی احتجاج بھی نہیں کرتا کیونکہ یہ سب غلطی سے ہوا ہے اور غلام نبی تو مطلوب دہشت گرد تھا۔ مذہب اور نسل کے نام پر استحصال کرنا امریکی سیاسی پالیسیوں پر ایک سوالیہ نشان ہے۔

ان تمام مباحث سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ ایجنڈا سیٹنگ کے مطابق لوگوں کا کوئی بھی گروہ ایسا اجتماع ہوتا ہے جن کی اقدار، رویوں اور خیالات میں مطابقت پائی جاتی ہے۔ گروہ کی یہ تعریف روایتی ایجنڈا سیٹنگ سے مختلف ہوتی ہے کیوں کہ میک کومب اور ڈونلڈ شا کے مطابق کوئی بھی شخص کسی گروہ میں اس لیے شامل ہوتا ہے کہ وہ سماجی طور پر تنہا نہ رہ جائے اور اسے اس نے ماحول کی مناسبت سے اپنے بارے میں واضح آگہی کا نام دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ماضی میں لوگ کسی بھی گروہ سے وابستہ رہنے کے لیے ان کے ایجنڈا کو بھی اپنا لیتے تھے۔ آج کل ذرائع ابلاغ میں وسعت کی وجہ سے لوگ اپنے ایجنڈا کی خود ہی تشکیل کرتے ہیں اور پھر ایسے گروہ تلاش کر لیتے ہیں جو ان کے فکری انداز سے متفق ہوں۔ ماضی میں ایجنڈا سیٹنگ عام سے موضوعات تک محدود تھیں اور سفر محدود ہونے کی وجہ سے جغرافیائی لحاظ سے بھی محدود ایجنڈا تھے لیکن موجودہ دور میں اس کی رسائی وسیع پیمانے پر ہے۔ موجودہ دور کو اسی بنا پر میڈیا کا دور کہا گیا ہے۔ ذرائع ابلاغ نے کتنی وسعت حاصل کی ہے اس کا اندازہ ادھوری پرواز کا مطالعہ کر کے بخوبی کیا جا

سکتا ہے کہ کیسے دہشت گردی کے الزام کے بعد پاکستان میں غلام نبی کے گھر والوں کے لئے بھی اب زندگی میں کچھ نہ بچا تھا۔ اس کے گھر والوں نے ایک سال پہلے جب غلام نبی کے دہشت گرد ہونے اور بعد میں میکسیکو کی سکیورٹی فورسز کے ساتھ مقابلے میں مارے جانے کی اطلاع سنی تو وہ لوگ گھر چھوڑ کر کسی انجان جگہ پر جا چکے ہیں۔ غلام نبی کے دوستوں نے بھی اس کے گھر والوں کو صرف ٹیلی ویژن پر روتے دیکھا ہے۔ "نائن الیون کے بعد" امریکہ نے جس طرح کی سیاسی پالیسیاں اپنائی جس کے نتیجے میں نیویارک میں مسلمانوں پر تشدد، ملازمتوں اور ہاؤسنگ مارکیٹوں میں امتیازی سلوک نے وہاں کے مسلمانوں کو اقلیت، دوسرے درجے کے شہری اور بدترین مخلوق سمجھنے پر مجبور ہو گئے۔ نیویارک میں مسلمانوں کے خلاف سینکڑوں واقعات نے جنم لیا۔ حجاب کرنے والی خواتین کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ حجاب کرنے پر مسلمان عورتوں کو ملازمتوں سے نکالا گیا۔ ورکنگ آرز میں نماز منع ہے۔ امریکہ میں قید مسلم عورتیں اور گوانتاناموبے اور ابوغریب جیل میں ہونے والے امریکی مظالم ادھوری پرواز میں تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ کس طرح غلام کو دہشت گرد بنا کر ساری دنیا میں سنسنی اور ہائی الرٹ کیا گیا ہے۔ ادھوری پرواز امریکی سیاسی پالیسیوں اور مسلم دشمنی کا استعارہ ہے۔

حوالہ جات

۱۔ سید حسنین حیدر، ادھوری پرواز (پبلشر، ناشر اور شہر ندارد، ۲۰۱۰ء)، ص 141

۲۔ لپ مین (Lippman)، والٹر (Walter) مشمولہ پبلک اوپی نین *(Public Opinion)* (نیویارک: ہارکوٹ، ۱۹۲۲ء)، ص ۶۸۔

3۔ سٹرانگ، کیرن آرم، مسلمانوں کا سیاسی عروج وزوال، مترجم محمد احسن بٹ (لاہور: نگارشات، ۲۰۱۴ء)، ص ۱۹۱۔

4۔ میک کومب، ڈونلڈ شا، دی ایجنڈا سیٹنگ فنکشن آف ماس میڈیا (The Agenda Setting function of Mass Media) مشمولہ پبلک اوپی نین (نیویارک: ہارکوٹ، ۱۹۷۲ء)، ص ۱۷۶۔

5۔ این آر گیتی، دی ایجنڈا سیٹنگ ہائپو تھیسس ان دا نیو میڈیا انوائرمنٹ *(The Agenda setting hypothesis in the new media environment)* (نیویارک: کمیونی کیشن، ۲۰۱۷ء)، ص ۳۵۔

6۔ میک کومب، ڈونلڈ شا، دی ایجنڈا سیٹنگ فنکشن آف ماس میڈیا (The Agenda Setting function of Mass Media)، ص ۱۸۲۔

7۔ سید حسنین حیدر، ادھوری پرواز، ص ۳۱۔

8۔ سید حسنین حیدر، ادھوری پرواز، ص ۳۶۔

9۔ اربرنگ، گولڈن برگ (Erbring, L; Golden Berg, EN; Miller) فرنٹ پیج نیوز اینڈ رئیل ورلڈ کیوز؛ اے نیو لک ایٹ دا ایجنڈا سیٹنگ بائے دا میڈیا، *(Front page News and real World Cuse: A New Look and the Agenda Setting by the Media)* (امریکن جرنل آف پولیٹیکل سائنس، سن ندارد)۔

10۔ ووکول مین، ایجنڈا سیٹنگ تھیوری: دا کمپیریٹو سٹرینتھ اینڈ نیو کانٹی جینٹ کنڈیشنز *(The Comparative Strength and new contingent conditions)* (جرنلزم اینڈ ماس کمیونی کیشن، شمارہ ۸۶، ۲۰۰۹ء)، ص ۷۷۵۔

11 شیوفیل، ڈی۔ اے۔ ٹیوکسبری، ڈی (Scheufele, D.A; Tweksbury, D.)، *Agenda Framing of Setting, The Evolution of three media effects models* (جرنل آف کمیونیکیشن، ۲۰۰۶ء)۔

12 بیسووا، آسیہ، کولے، سکائے چانس (Besova, Asya; Cooley, Skye Chance)، *Foreign News and Public Opinion: Attribute Agenda setting theory Revisited* (ایکوڈ نووی: افریکن جرنلزم سٹڈیز، ۲۰۰۹ء)۔

13۔ سید حسنین حیدر، ادھوری پرواز، ص ۷۵۔